UNIVERSAL LIBRARY
OU_226352
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ١٦٠ / 160 — Accession No. ٢٦٠١ / 2601

Author ف - ف فیض الحسن

Title فقیہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

تجری عیون العلم من بیت العلوم کما تری

سالت عیون الماء فی الفنجاب من جبالها

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مفیدہ در فن مناظرہ المسمےٰ

فیضیہ

جسکو فاضل کامل النصاب مولوی فیض الحسن صاحب

مدرس اول عربی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے سہولیت امیدواران

امتحان مولوی فاضل کے تالیف کیا اور بحکم واجب الاذعان جناب

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر

رجسٹرار و بانی مبانی بیت العلوم پنجاب کے بماہ مارچ ۱۸۸۲ع

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں

باہتمام کارپردازان طبع ہوا

یافتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ و رسول کی حمد و نعت کے بعد جو سارے مسلمانون پر واجب ہے بندہ ناچیز بیشعوری فیض سہارنپوری یہہ گذارش کرتا ہے کہ از بسکہ ہماری مدرسہ [illegible]وم لاہور کے سالانہ امتحان مین فن مناظرہ کے سوال بہی آئے تھے اور طالب علمون کو اونکے جوابون مین تھوڑی بہت دشواری پیش آتی تھی اسلیئے کہ برتاؤ ان مسئلونکا بہت کم ہے تو مین نے بحکم رجسٹرار والا مقدار ڈاکٹر لیٹنر صاحب کے ایک چھوٹا سا رسالہ اس فن مین لکھا اور ضروری بحثون کو اوسمین درج کیا اور نام اوسکا مفیدیہ رکھا چنانچہ یہہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند مطلبون اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے مقدمہ مین علم کی تعریف اور موضوع اور غایت اور اقسام بحث اور اصطلاحون کا بیان ہے اور خاتمہ مین وہ باتین لکھی ہین جو فریقین کو مناظرہ کیوقت

مین چاہتے ہین اور یہہ بات کھلم کھلا کہتا ہون کہ مین اس فن سے بخوبی واقف نہین ہون اگر خدا نخواستہ کہین بھول چوک ہو جاوے تو معافی کا مستحق ہون باقی رہی چشم عناد سو علاج اوسکا کسی کے قبضہ مین نہین

بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر

علاوہ اسکے واقف فن کا سکوت بھی حسد سے کچھ کم نہین اگرچہ ایذا رسانی مین پہلی بات کے نہین پہونچتا **ع** این کہ می گویم ہمہ حال من است

مقدمہ

مناظرہ ایک ایسا علم ہے جسمین بحث کے سقم وصحت سے بحث کی جاتی ہے اور وہی اوسکا موضوع ہے اور اوسکی غایت یہہ ہے کہ مباحثہ کی طریق صایب سے نہ چوکے تاکہ اپنے مطلب کو نہ پہونچے بحث کی تین قسمین ہین **ایک مناظرہ** وہ اصل لغت مین باہم نظر کرنے اور باہم نظیر ہونیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دو آدمی یا زیادہ کسی حکم خبری کے بیان مین بمتباین غرض توجہ کرین کہ جو بات اوسمین ٹھیک ٹھیک ہو وہ بخوبی ظاہر ہو جاوے **خواہ** وہ توجہ بظاہر ہووے جیسے مشائیون مین ہوتے تھے یا بحسب باطن ہووے جیسے کبھی اشراقیون مین ہوتے تھے اور خواہ وہ دونون فریق ایک وقت مین ہو وین جیسے آجکل مین

کہین واقع ہووے یا آگے پیچھے ہو جیسے پچھلے اگلون پر اعتراض کرین اور
خواہ وہ حکم خبری حملی ہو یا اتصالی ہو یا انفصالی نتیجہ ہو یا سلبی ہو صریح ہو
یا ضمنی ہو جیسے کہ تعریفون مین ہوتا ہے چنانچہ تفصیل اوسکی آگے آویگی اور
خواہ دونو فریقون کی غرض اظہار صواب ہو جیسے کہ جمہور کا مذہب ہے
یا منجملہ اونکے کسی فریق کے وہ غرض ہو جیسے کہ بعضونکا قول ہے مگر اب
مناظرہ کا اطلاق اس قسم پر باین نظر ہے کہ مناظرہ اشرف ہی اور اوسکی شرافت
کے لئے یہی بہت ہے کہ اوسی کے نام سے یہہ علم نامی گرامی ہوا +

مجادلہ دوسری قسم مجادلہ ہے وہ لغت مین سخت خصومت کا نام ہے اور اصطلاح
مین اوس جھگڑے کو کہتے ہین جسمین صرف یہہ غرض ہوتی ہے کہ طرف
مقابل کو الزام فاحش دیوے اگر وہ سایل ہے یا اوسکے الزام سے
محفوظ رہے اگر وہ مجیب ہے یا یہہ دونون باتین مرکوز خاطر ہووین عام
اس سے کہ فریقین کا مقصود واحد ہو یا مختلف ہو مثلاً ایک مناظر ہو اور
ایک مجادل ہو یا مکابر ہو مگر جب کہ کوئی مناظر ہوگا تو اب اس بحث و مباحثہ
کو بباعث شرافت مناظر کے مناظرہ بھی کہہ سکتے ہین جیسے کہ بعضون نے
لکھا ہے ہان جب فریق ثانی مکابر ہوگا تو یہہ قسم مجادلہ ہے اسلئے کہ مجادلہ
مکابرہ مکابرہ سے اشرف ہی تیسری قسم مکابرہ ہے اور وہ لغت مین بڑائی
جتانے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ مباحثہ ہے جسمین یہہ منظور

نہین ہوتا کہ الزام دیتن یا الزام سے بچین یا ٹھیک ٹھیک بات جتاوین
بلکہ صرف لڑنا جھگڑنا مرکوز خاطر ہوتا ہے **عام** اس سے کہ یہہ دونو کا مطلب
بھی ہووے یا کسی ایک کا مگر جب کہ کوئی فریق اون مین سے یہہ چاہے کہ
صواب واضح ہوجاوے تو اب بقول بعضون کے یہہ مناظرہ گنا جاویگا
مدعی — اور حق یہہ ہے کہ یہہ تینون قسمین باہم متباین ہین **مدعی** لغت مین دعوی
کرنے والے کو کہتے ہین اور یہان وہ کوئی ہے جو کسی حکم خبری کی
صدق وصحت کا دعوی کرے پھر اگر وہ نظری ہووے تو دلیل اوسپر
لاوے اور اگر بدیہی غیر اولی ہو تو تنبیہ کے ذریعہ سے اوسکی خفا
کو اوٹھاوے اور بخوبی زایل کرے اور جب کہ وہ دلیل لاوے تو اگر
دلیل انی سے کام اپنا نکالے تو اوسکو مستدل کہتے ہین اور اگر دلیل
دعوی — لمی کو کام مین لاوے تو اوسکو معلل بولتے ہین **دعوی** وہ قضیہ ہے
جسکے حکم کا اثبات یا اظہار اوسکے پیش کرنیوالے کو منظور ہووے اور
بحسب اختلاف اعتبارات اوسکو نتیجہ اور مطلوب اور مسئلہ اور بحث
اور قانون اور خبر اور مقدمہ بھی کہتے ہین مگر مطلوب عام ہے اسلیے کہ
معرف — تصوری تصدیقی دونو کو شامل ہے **معرف** اصل مین بتانے جتانے
والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوس کا ہے جو کسی اسم کے
شرح یا کسی موجود نفس الامری کی حقیقت کو بتاوے اور یہہ تعریف اوسکے

حقیقی کہلاتی ہے اور مفاد اسکا ایک ایسے شئے کا تصور ہے جسکی وجود
واقعی کا علم حاصل ہے اور غیر حقیقی کی دو قسمین ہین ایک اسمی جسکا مفاد
ایسی شئے کی نفس مفہوم کا ابتدائی تصور ہے جسکی وجود و عدم سے کچھ
بحث نہین اور دوسری قسم لفظی ہے جسکا مفاد التفات ثانی ہے کہ بتانے
والا پوچھنے والے کو یاد دلا دیتا ہے اور شرط یہہ ہے کہ تفسیر لفظ
مسئول کی اجلی اور اوضح ہووے تاکہ سایل متردد نرہے اور کل بحث
تعریف کے منطق کی کتابون مین مذکور ہے **نقل** اصل لغت مین کسی شئے (نقل)
کے ایک جگہہ سے اوٹھا کر دوسری جگہہ لیجانے کو کہتے ہین اور
وہ **اصطلاح** مین یہہ ہے کہ منجملہ فریقین کے کوی فریق اپنی کلام مین ایسے
کسی کے قول کو بلفظہ یا بالمعنے بطور سند نقل کرے جو فریق ثانی کے
نزدیک مقبول و مسلم ہووے خواہ وہ ناقل کے نزدیک بھی مسلم ہو یا
نہو جیسے کہ دلیل الزامی مین واقع ہوتا ہے **نظر برین** مقلدون کو (دلیل الزامی)
چاہئے کہ غیر مقلدون کے مقابلہ مین کسی امام کے قول کو نقل نکرین
اسلئے کہ وہ کسی امام کے قایل نہین ہین **ہان** غیر مقلد اگر الزام دینا چاہین تو
مقلدون کے پیشواؤن کے قول اونکے مقابلہ مین پیش کرین مگر خصم کا
الزام و اسکات اوسوقت متصور ہوسکتا ہے کہ قول منقول کے
وہی معنے نزدیک اونکے بھی صحیح و مسلم ہووین جو ناقل سمجھ رہا ہے

اور نقل کے شرط یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا کہلم کہلا یہہ کہے کہ فلانے حکیم یا
اوس امام نے مثلاً یہہ فرمایا ہے اور یہہ فرمودہ اوسکا ہے تاکہ۔

(اقتباس) **تصحیح نقل**
اقتباس نہو جاوے **تصحیح نقل** اصطلاح مین یہہ ہے کہ نقل کرنیوالا قول منقول
کو قایل تک پہونچاوے یعنے اگر وہ جیتا جاگتا ہووے تو اوسکا مقابلہ
کرا دے اور اوس سے تصدیق اوسکی چاہئے اور اگر وہ زندہ نہوا اور

دلیل
قول منقول اوسکا کہین لکہا ہوا ہووے تو وہ دکہلا دے **دلیل** اصل
مین راہ بتانے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوی کی مثبت یا خصم
کی ملزم کا نام ہے اول کو تحقیقی اور دوسری کو الزامی بولتے ہین اور یہہ
قسم مسلمات خصم سے بنائی جاتی ہے اور تمام اقسام اوسکی منطق کے
کتابون مین مذکور ہین اور کبھی ملزوم یقین کو دلیل اور ملزوم ظن کو امارت

امارت
بفتح ہمزہ کہتے ہین خواہ وجود اس ملزوم کا بجائے خود یقینی ہو یا ظنی ہو

تنبیہ
اور اب قیاس کو دلیل اور تمثیل اور استقراء کو امارت بھی کہہ سکتے ہین **تنبیہ**
لغت مین نیند سے جگانیکو کہتے ہین اور اصطلاح قوم مین اوس بیانکا
نام ہے جو بدیہی خفے کے خفا کو دور کرے جیسے کوئی ثبوت حقایق محسوسہ
کا دعوی کرے اور یہہ کہے کہ وہ ثابت ہین اسلیئے کہ ہم اونکو آنکھون سے دیکھتے
ہین اور تنبیہ حقیقت مین مظہر ہوتی ہے نہ مثبت اسلیئے کہ نظری اثبات

تقریب
کی محتاج ہوتی ہے نہ بدیہی غیر اوسکے **تقریب** لغت مین نزدیک کرنیکو

کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مستدل اپنی دلیل کو ایسے عمدہ طور سے
پہلاوے کہ مطلوب سے بعید نہ ہووے مثلاً اگر کوئی مدعی کسی شئی کے
انسان ہونیکا دعوے کرے اور یون کہے کہ یہہ شئی انسان ہے
اسلئے کہ وہ حیوان ہے تو یہہ دلیل اوسکی دعوی کو مستلزم نہوگی اور
کہا جاویگا کہ تقریب تام نہین **تعلیل** لغت مین کئی معنون مین مستعمل ہوتی ہے
اور یہان کسی شئے کی پوری علت جتانے کا نام ہی چنانچہ جتلانے والی
کو معلل کہتے ہین اور اوسکی دلیل کو لمّی بولتے ہین جیسے کوئی حکیم
عناصر کی کروی ہونے کی علت یہہ بتادے کہ وہ بسیط ہین **علت** لغت
مین سبب کو کہتے ہین قال فی القاموس ہذہ علتہ ای سببہ اور
اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ شئے اپنی ماہیت مین یا وجود مین محتاج اوسکی
ہووے اور یہہ تعریف بسیط کے خارجی اور مرکب کے داخلی خارجی
علتون کو شامل ہے **ملازمة** باہم چسپان ہونیکو کہتے ہین اور
اصطلاح مین یہہ ہے کہ ایک حکم دوسرے حکم کا مقتضی ہووے چنانچہ
پہلے کو ملزوم اور مقتضی بصیغہ اسم فاعل اور دوسرے کو لازم اور مقتضی بصیغہ
اسم مفعول کہتے ہین اور یہہ اقتضاء عام ہے اس سے کہ واقعی ہو یا
ظنی جیسے کہ شرطیات مین پایا جاتا ہے **منع** لغت مین روکنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دلیل مدعی کی کسی مقدمہ صغریٰ

تعلیل

علت

ملازمة

منع

کبری کو نہ مانے اور اوس سے دلیل اوسکے طلب کرے غرض کہ باین طور
خاص اوسکی دلیل کو چلنے نہ دے اور اوسکو مناقضہ اور نقض تفصیلی
بھی کہتے ہین اور لفظ اوسکی یہہ ہین کہ ہم اس مقدمہ کو نہین مانتے یا یہہ
حل یہہ مقدمہ ممنوع یا غیر مسلم ہے حل لغت مین گرہ کھولنے کو کہتے ہین اور
اصطلاح قوم مین یہہ ہے کہ مجیب اپنا معترض کے اعتراض مین موضع
غلطی کو جتاوے اور اسمین اور منع مین یہہ فرق ہے کہ وہ مجیب کی جانب
سے ہوتا ہے اور منع سائل کے جانب سے ہوتی ہے اور اوسمین موضع
غلطی کا جتانا مقصود ہوتا ہے اور منع مین یہہ غرض ہوتی ہے کہ
مقدمہ مدعی کی دلیل مخدوش ہے مقدمہ لغوی معنے اوسکے معروف
اور پیش پا افتادہ ہین اور اصطلاح مین وہ ہے جسپر دلیل کا راست
درست ہونا موقوف ہووے خواہ وہ دلیل کا جز ہووے جیسے
صغری یا کبری یا شرط ہووے جیسے صغری کا ایجاب اور کبری کی
سند کلیت شکل اول مین مثلاً سند اصل مین تکیہ اور سہارے کو کہتے
ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو منع کی تائید و تقویت کے لئے
لائی جاوے واقع مین مفید ہو یا نہ ہو اور اوسکو مستند بھی کہتے ہین
اور لفظ اوسکے یہہ ہین لم لایجوز یعنے کیون جائز نہین اور کیف لا یعنے کیونکر
نقض جائز نہو والحال انہ کذلک یعنے اورحال یہہ ہے کہ وہ ایسا ہی نقض اصل لغت

مین توڑنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ مدعے کی دلیل ایسے
شاہد کے ذریعے سے توڑے جادے جو واقع مین متحقق ہووے اور یہہ
جتاوے کہ دلیل مذکور کا مدلول اوس سے متخلف ہے یعنے دہان
دلیل پائی جاتی ہے اور مدلول اوسکا نہین پایا جاتا یا اگر مدلول اوسکا
متحقق ہووے تو یہہ محال لازم آتا ہے جیسے جب کوی مدعی کسی شئے
کی محسوس ہونیکا دعوے کرے اور یہہ کہے کہ یہہ شئے محسوس ہے
اسلئے کہ وہ موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو تخلف کی تقریر
اسمین یہہ ہے کہ باری تعالے موجود ہے اور محسوس نہین اور لزوم
استحالہ کا بیان یہہ ہے کہ اگر مدلول اوسکا واقع مین ثابت و متحقق ہوئے
تو باری تعالے کی جسمیت لازم آتی ہے اسلئے کہ ہر محسوس جسم ہے
یا جسمانی ہے اور محال عام ہے شرعی ہو یا عقلی ہو اور اسکو نقض
شاہد اجمالی اسلئے کہتے ہین کہ کل دلیل مجملاً پر اعتراض ہے شاہد لغت
مین گواہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نام اوسکا ہے جو دلیل
مدعی کی فساد اور قول ناقض کی صحت کو جتاوے اور یہہ بات یاد
رہے کہ کوئی نقض اجمالے ایسی شاہد صادق کی بدون مقبول
معارضہ مسموع نہین ہوتا معارضہ اصل لغت مین آپسکی آڑی آجانے
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ جس مطلب پر مدعے

اقسام معارضہ

دلیل کو قایم کیا خصم اوسکی نقیض پر مستقل دلیل قایم کرے خواہ وہ نقیض صریح ہو یا نقیض صریح کا لازم مساوی ہو یا نقیض صریح سے اخص ہو معارضہ کی تین قسمین ہین ایک یہہ کہ دونوکی دلیلین مادہ صورت مین باہم متفق ہون جیسے عامۃ الورود مغالطون مین ہوتا ہے مثلاً ایک آدمی حدوث عالم کو مدعی ٹھہرا کر یہہ کہے کہ یہہ مدعی ثابت ہے ورنہ نقیض اوسکی ثابت ہوگی اور جب کہ نقیض اوسکی ثابت ہوگی تو کوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر مدعی ثابت نہوگا تو کوئی نہ کوئی شئے ثابت ہوگی اور عکس نقیض اسکا یہہ ہے کہ جب کوئی شئے ثابت نہ ہوگی تو مدعا ثابت ہوگا اور یہہ محال ہے اسلئے کہ مدعے بھی ایک شئے ہے اور یہہ محال ثبوت نقیض سے لازم آیا تو ثبوت نقیض کا محال ہے اور جب نقیض مدعی کی محال ہوئی تو مدعی واجب الثبوت ہوا اور دوسرا آدمی قدم عالم کو مدعی ٹھہرا کر قدم بعدم پہلے چلے یہان تک کہ استحالہ نقیض سے ثبوت مدعی کا لازم آجاوے اور اس قسم کا معارضہ بالقلب کہتے ہین دوسری یہہ کہ دونو دلیلین صرف شکل وصورت مین متفق ہون مگر دونو کے مادون مین اختلاف ہو مثلاً ایک عقلی ہو ایک نقلی ہو اور دونو شکل اول یا ثانی پر ہو وین یا یہہ کہ مادون مین اتفاق ہو باقی شکل وہیت مین اختلاف ہو یعنے دونو دلیلین عقلے

ہون یا نقلے ظنے ہون یا قطعے مگر ایک شکل اول پر ہو اور دوسری شکل
ثانی یا ثالث پر یا ایک اقترانی ہو اور دوسرے استثنائی ان دونو صورتون
کو معارضہ بالمثل کہتے ہین اور اگر کسی امر مین اتفاق نہو تو اوسکو معارضہ
بالغیر کہتے ہین مثلاً مدعی کی دلیل قطعی ہو اور شکل ثانی پر ہو
اور معارض کے دلیل ظنی ہو اور شکل اول پر ہو **مصادرہ علے** (مصادرہ)
المطلوب یقال صادرہ علے کذا اذا طالبہ بہ یعنے اوس سے اوسپر
مواخذہ کیا یا نادان اوسکا لیا اور **اصطلاح** مین یہہ ہے کہ سایل
یون مواخذہ کرے کہ دلیل کی صحت خود مدعی کی صحت پر موقوف
ہے یا کبری کی کلیت خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہے جیسے کہ شکل اول
پر کیا گیا تقریر اوسکی یہہ ہے کہ شکل اول مین کبری کلیہ کی صحت
اسپر موقوف ہے کہ اوسط کی تمام افراد کے لئے اکبر ثابت ہووے اور
جب کہ اصغر بھی منجملہ افراد اوسط ہے تو اوسکے لئے بھی ثابت
ہونا اوسکا ضرور چاہئے اور یہہ خود مطلوب ہے غرض کہ کبری کی کلیت
خود نتیجہ مطلوب پر موقوف ہوئی پس جو شخص اس مدعی کا منکر
ہے وہ کبری کی کلیت کو ہرگز نمانیگا **سایل** لغت مین مانگنے والے (سایل)
کو کہتے ہین اور یہان نام اوس کسے کا ہے جو مدعی کی طرف
مقابل ہوکر اوسکے دلیل کو توڑے یا کسی مقدمہ کو نمانے یا اوسکے

خلاف پر مستقل دلیل قایم کرے غرض کہ وہ حقیقت مین دلیل مذکور

مجارات مع الخصم

کی صحت یا خود مدعی کے راستی کا سوال کرتا ہے **مجارات مع الخصم**

لغت مین مخالف کے برابر ہمراہ چلنے کو کھتے ہین اور اصطلاح مین یہہ

ہے کہ مخالف کی قول کو تسلیم کرکے فرق نکالے اور غلط فھمے اوسکی

جتاوی **مثال** اوسکی یہہ ہے کہ کافرون نے اپنے رسولون کے

قالوا ان انتم الا بشر مثلنا الخ — قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن الله یمن علی من یشاء من عباده

رسالت کا انکار کرکے یہہ کہا کہ تم ہم سے آدمی ہو ہم مین اور تم

مین کوی فرق نہین پہر اسکے کیا معنی کہ تم رسول ہو اور ہم نہون

رسولون نے قول اونکا تسلیم کیا اور یہہ جواب اونکو دیا کہ بلاشک

ھم تم سے آدمی ہین مگر خدا کی دین ہے جسکو چاہے اوسکو دیوی

اور یہہ تمہاری غلط فھمے ہے کہ رسالت مقتضای ذات انسانی ہے

توجیہ

توجیہ لغت مین متوجہ کرنیکو کھتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ

خصم اپنے کلام کو معارضہ یا منع یا نقض کے پیرایہ مین متوجہ کرے

غصب

اور کبھی کسی بات کی وجہ بیان کرنیکو بھی کہتے ہین **غصب** اصل

لغت مین پرای حق کے چھیننے کو کھتے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ

کہ منجملہ فریقین کے کوی فریق اپنے منصب کو چھوڑکر دوسری کی منصب

کو اختیار کرے **مثلاً** اگر سایل کسی کے قول کو نقل کرے اور بعد اوسکے

دلیل اوسپر لاوے تو یہہ غصب ہے اسلئے کہ سایل ناقل کا یہہ منصب ہے

کہ نقل کے تصحیح کرے نہ یہہ کہ مدعی کے مانند اوسپر دلیل لا دے
اور ایسی سے مدعی کی جانب سے منع بالمنع ناجایز ہے اسلیے کہ کام
اوسکا یہہ ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے نہ یہہ کہ منع بر منع وارد
کرے مگر جب کہ غاصب مستدل ہو جاوے تو اوسپر منوع ثلثہ
یعنے منع نقض معارضہ وارد ہوسکتی ہین بحث مین تین باتین ہوتے
ہین ایک مبادی یعنے دعوی کی تعین دوسری اوسناط یعنے
براہین و دلایل تیسری مقاطع یعنے وہ مقدمے جنپر بحث تمام
ہوتے ہے +

مقاصد

مقصد اول

پہلا مقصد یہہ ہے کہ مناظر کو لازم ہے کہ جب اوس سے کوی
بات پوچھی جاوے تو وہ ایسا واضح بیان کرے کہ پھر پوچھنے
کی حاجت باقی نہ ہے اور اگر مدعی کوئی نقل پیش کرے تو سایل
کو تصحیح نقل کے طلب کرنا ضروری ہے یہانتک کہ اگر مدعی
کسی کتاب کا حوالہ دے تو اوس کتاب کو منگوا کر اپنی آنکھوں سے
دیکھے اور اوسکے کھنے پر نہ رہے مگر یہہ بات جب ہے کہ سایل کو
قول منقول کی صحت بجای خود معلوم نہ ہو اور ناقل نزدیک اوسکے

معتبر نہ ہوورنہ بیہودہ مکابر یا مجادل گنا جاویگا اور جب کہ دعوی نظری ہو تو دلیل اوسپر مانگی اور اگر بدیہی غیر اولے ہو تو تنبیہ اوس سے چاہیئے اور جب مدعی اپنے دعوی پر کوی دلیل قایم کرے تو سایل دلیل مذکور کی صغری یا کبری کو منع کرے خواہ سند لاوے یا نہ لاوے اسلیئے کہ مانع کو سند لانا ضروری نہین اور جب سند لاوی تو مدعی اوپر غور کرے کہ وہ نقیض مقدمہ ممنوعہ کی مساوی ہے یا نہین مساوی کا باطل کرنا بلاشبہہ مفید ہوتا ہے اور اگر اس سند کو باطل نہ کرے تو مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے اور بعد اسکے سند کا باطل کرنا ضروری نہین ہے اور اگر سایل سند نہ لاوے تو اب مقدمہ ممنوعہ کا ثابت کرنا ضروری ہے اور جب کہ سایل نقض کرے یا معارضہ پیش آوے تو اب مدعی کو یہ منصب حاصل ہے کہ وہ معترض کے دلیل کو بنقض اجمالی توڑے یا اوسپر کوئی منع وارد کرے یا معارضہ پیش آوے اسلیئے کہ سایل کے نقض و معارضہ کے بعد خود مدعی سایل ہو جاتا ہے اور نیز اوسکو یہ بات بھی حاصل ہے کہ اپنے دعوی کو یا ساری دلیل کو یا اوسکے کسی مقدمہ کو بدلے دے یا ایسے تقریر سے ادا کرے کہ کوی اعتراض اوسپر وارد نہو واضح ہو کہ جو سوال دلیل پر وارد ہوتے ہین وہ تنبیہ پر بھی وارد ہو سکتی ہین مگر جب کہ تنبیہ سے

اثبات مدعی منظور نہین ہوتا بلکہ صرف اظہار ہے مقصود ہوتا ہے
سوالات مذکورہ کے وارد کرنے سے کوئی بڑی بات ہاتھ نہین
آتی ہے دوسرا مقصد یہہ ہے کہ وہ تعریف حقیقی جو جنس اور مقصد دویم
فصل سے بنائی جاتی ہے منوع ثلاثہ مذکورہ کے مورد اسلئے ہوتی
ہے کہ اوسمین ضمنی دعوے ہوتے ہین مثلاً حیوان ناطق تین دعون
پر مشتمل ہے ایک یہہ کہ یہہ کل حد تام ہے اور دوسری یہہ کہ حیوان
جنس ہے اور تیسری یہہ کہ ناطق فصل ہے اب منع کی یہان
یہہ صورت ہے کہ مانع حیوان کی جنس ہونے اور ناطق کی فصل
ہونے یا دونو کی ذاتی ہونے کو نمانے اور معرف کو یہہ چاہیے
کہ امر ممنوع کو ثابت کرے یا سند منع کو لبشرط مساوات اوٹھاوے
اور نقض کا یہہ طور ہے کہ حد کا تخلف محدود سے اور محدود کا تخلف حد سے جتاوے
یعنے یہہ بتاوے کہ یہہ تعریف جامع نہین یا مانع نہین اور شاہد
تخلف کو پیش کرے سواب معرف کو یہہ لازم ہے کہ اگر بن پڑے
تو اوسکی شاہد کو اوٹھاوے ورنہ اپنی تعریف کو بدلے اور معارضہ
کی یہہ شکل ہے کہ خود معترض حد مذکور کی مقابلہ مین ایک اور حد بناوے
مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ پہلا معرف حد ثانی کا معرف ہی ہو ورنہ تعارض
متصور نہوگا اسلئے کہ تعارض یون متصور ہوسکتا ہے کہ حد ثانی کی

جنس وفصل مذکور کا ذاتی ہونا بدلیل قطعی ثابت ہو وے یا پہلا معرف
حد ثانی کے حدیت کا اعتراف کرے اور جب کہ امر اول متعذر ہی تو امر
ثانی ضرور چاہئے اور یہہ بات یاد رہے کہ معارضہ حدود حقیقیہ مین ہوتا
اسلئے کہ ایک ماہیت کے لئے دو حقیقی حدین نہین ہو سکتین اور جب کہ
عوارض کا تعدد محال نہین تو رسمون مین معارضہ نہین ہوتا اور تعریف
لفظی مین یہہ اعتراض منع کے پیرایہ مین یون وارد ہوتاہی کہ اس لفظ کے یہہ معنے ہم
نہین مانتے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اصطلاح ولغت کی کتابون
سے نقل کرے یا معترض کو وہ کتابین دیکہا دے یا یہہ بیان کرے
کہ ہماری مراد اس لفظ سے وہ معنے نہین جو بظاہر سمجھے جاتے ہین ہماری
اصطلاح مین اس کلمہ کے یہہ معنے ہین منوع ثلاثہ کا اطلاق اون سوالون
پر جو حدون پر وارد ہوتے ہین بطریق استعارہ کے ہے اور باوصف
مقصد سیوم — اسکے احتمال حقیقت کا بھی قایم ہے تیسرا مقصد یہہ ہی کہ منوع ثلاثہ
مذکورہ نقل صرف اور نفس دعوی پر وارد نہین ہوتین مگر مجازاً
اسلئے کہ وہ تینون حقیقت مین ابطال دلیل کے لئے موضوع ہین اور
بعضون کا یہہ قول ہے کہ منقول من حیث ہو منقول پر منع وارد نہین
ہوتی ہان اگر ناقل قول منقول کے صدق وصحت کا التزام کرے
یا اوسکو اپنی دلیل کا مقدمہ گردانے تو اب اوسپر منع وارد ہوسکتی ہے

سارے اہل علم کا اتفاق اسپر ہے کہ منقول معلوم پر تصحیح نقل کا مانگنا اور
بدیہی اوسلے پر تنبیہ کا چاہنا اور نظری معلوم پر دلیل کا طلب کرنا
جایز نہین ہان اگر یہہ منظور ہو کہ اپنے طریق علم کی سوی اور طریق
سے علم اوس نظری یا بدیہی غیر اولے کا حاصل ہووے یا اپنے
علم کے صحت مرکوز ہو تو کچھہ مضایقہ نہین مگر مناظر کو یہہ بات بہت کم سوجھتی
ہے دلیل کے باطل ہونے سے خود مدعی کا باطل ہونا لازم نہین
آتا اسلئے کہ ایک مدعی کے لئے کئی دلیلونکا ہونا جایز ہے ہان اگر ساری
دلیلین باطل ہو جاوین تو اب مدعے کا بطلان واضح ہوا اور مستدل
کے لئے تغیر و تبدیل کے سوای کوئی چارہ باقی نہین رہا یعنے وہ اپنے
دعوے کو بدلے سدے **چوتھا مقصد** یہہ ہو کہ جس مقدمہ
پر دلیل مدعے کی مبنے ہو خواہ وہ صریح ہو یا ضمنے ہو خاص اوسپر
اور اوسکے سمیت اور کسی مقدمہ پر منع وارد ہو سکتی ہے **چنانچہ** قیاس
مساوات کی مقدمہ اجنبیہ پر منع وارد ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اوسکا
مبنے ہوتا ہے **اور جو مقدمہ** ہر طرحسے معلوم ہووے اوسپر منع
کا وارد کرنا مکابرہ ہے اور اگر الزام منظور ہو تو مجادلہ ہے **ہان**
بدیہی غیر اولے کو یا تنبیہ کی کسی مقدمہ کو تسلیم نکرنا مضایقہ نہین
ہے **ممنوع** مرتبہ کے یہہ صورت ہے کہ دلیل مدعی کی دو نون

مقصد چہارم

مقدمون یعنے صغری کبری مین سے ہر مقدمہ کی نسبت یہہ کہا جاوے
کہ یہہ مقدمہ ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو دوسرا مقدمہ ممنوع
ہے اور یہہ منع ثانی اگر تسلیم مقدمہ ممنوعہ پہ مبنے ہووے تو واجب
ہوتی ہے ورنہ مستحسن گنی جاتی ہے **مثلاً** جب کوی یہہ کہے کہ یہہ
امر بدیہی ہے اور ہر بدیہی معلوم ہے تو سایل یہہ بول اوٹھے
کہ امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے اور اگر یہہ تسلیم کیا جاوے تو ہر
بدیہی کا معلوم ہونا ممنوع ہے یا پہلے کبری کو نہ مانے اور پھر اوسکو
مانکر صغری کو نہ مانے یعنے یہہ کہے کہ ہر بدیہی کا معلوم ہونا
ممنوع ہے اور اگر یہہ مانا جاوے تو امر مذکور کا بدیہی ہونا ممنوع ہے
پھر اگر یہہ کہا جاوے کہ وہ بلاشبہ بدیہی ہے سو معلوم ہونا
اوسکا ضروری ہے تو سایل اب یون ضرور کہے کہ بدیہی ہونا اوسکا
مسلم نہین اور اگر وہ تسلیم کیا جاوے تو ضروری معلوم ہونا اوسکا
مسلم نہین اور جب کہ منع مفر مقصود نہو یعنے مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا کچھہ ضرر نہ پہونچاوے تو معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ اگر یہہ مقدمہ
ممنوعہ ثابت ہی تو دلیل اپنی پوری ہے اور اگر ثابت نہین تو عدم
ثبوت اوسکا ثبوت مدعی کو مضر نہین جیسے کوی مدعے حدوث
اجسام پر یہہ دلیل لاوے کہ وہ (اجسام) محل حوادث ہین اور ہر محل حوادث

خود حادث ہے اور صغری کو یون مدلل کرے کہ ہر جسم یا متحرک ہے یا
ساکن ہے اور سکون و حرکت دونو حادث ہین سو ہر جسم محل حوادث
ہوا اور مانع یہہ منع پیش کرے کہ جسم آن حدوث مین نہ متحرک ہوتا ہے
اور نہ ساکن **پس** یہہ مقدمہ کہ ہر جسم یا متحرک ہے یا ساکن ہے
ممنوع ہے **تواب** معلل کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ مقدمہ ممنوعہ کا
نہ ہونا ہمکو مضر نہین اسلئے کہ ہر جسم آن حدوث مین حادث
ہوگا اور یہی مطلوب ہے مگر **بعضونکا** یہہ قول ہے کہ معلل کو یہہ
کہنا مناسب نہین بلکہ وہ مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرے یا کوی اور
دلیل لاوے اسلئے کہ اوس نے یہہ التزام کیا ہے کہ مدعی کو دلیل
سے ثابت کرے اور اوسکی لئے بھی دو طریق ہین **مانع** کا اسقدر
توقف کرنا کہ مدعی اپنی دلیل کو پوری کرے نہایت مستحسن ہے
اسلئے کہ **کبھی** ایسا ہوتا ہے کہ جب مدعی اپنی دلیل کو تمام کر چکتا
ہے تو جس مقدمہ کی نسبت فریق ثانی کو کوئی شک شبہہ پیش آیا
ہے اونکو مدلل کرتا ہے **اور بعضونکا** یہہ مقولہ ہے کہ مانع کا توقف
کرنا اتمام دلیل تک اچھا نہین مگر پہلی بات اچھی ہے **اور بعض**
یہہ کہتے ہین کہ توقف کرنا مناظر کو شایان ہے اور توقف نکرنا
مجادل کو مناسب ہے **ہان** ناقض اور معارض کو اتمام دلیل تک

ٹھہرانا واجب ولازم ہے اسلئے کہ جب تک دلیل پوری نہ ہووے
تب تک نقض ومعارضہ نہین ہوسکتا نقض ایسے حکم کا بھی
جایز ہے جسکی نسبت بداہت کا دعوے کیا گیا اسلئے کہ وہ حقیقت
مین اوسکی بداہت کو نمانا ہے اور اب نقض کا شاہد منع کی سند
سمجھا جائیگا غرض کہ وہ نقض اصلمین منع مع السند ہے **پانچوان**
مقصد یہہ ہے کہ منع کی سند مقدمہ ممنوعہ کا مجہول ومخفی ہونا
بتاتی ہے اور منع کو قوت بخشتی ہے اگرچہ وہ تائید اوسکے مانع
کے زعم فاسد ہی مین ہووے اظہر یہ ہے یہہ بات بہت ضرور ہے کہ
وہ سند مقدمہ ممنوعہ سے عام نہو نہ عام مطلق ہو نہ عام من وجہ
ہو اسلئے کہ سند خفاء مقدمہ ممنوعہ کو مستلزم ہوتی ہے اور کوئی
عام خاص کو مستلزم نہین ہوتا اور جب کہ سند کا موید منع ہونا حقیقتہ
مین ضروری نہین بلکہ صرف مانع کے زعم مین ہونا چاہئے تو سوفسطائیون
کے اقوال وکلمات سے بھی سند لانا جایز ہے باوصفیکہ وہ واقع کے
مطابق نہین ہوتے مگر حکیم اوسکو مکابرہ تصور کریگا اور جب کہ
کسی بیان سے سند کی توضیح وتقویت کی جاوے اور وہ بیان
دلیل کے پیرایہ مین ہووے تو اوسمین بحث کرنا مستحسن نہین اسلئے
کہ موید سند یا خود سند کی ابطال سے مقدمہ ممنوعہ کا ثبوت لازم

نہین آتا مگر یہہ کہ خود سند اور منع مین مساوات پائی جاوے تو اب
ابطال سند سے بطلان منع کا اور بطلان منع سے ثبوت مقدمہ
کا لازم آویگا مانع پر یہہ بات لازم نہین کہ جب سند پر بحث کی جاوے
تو خود سند کو مدلل کرے اسلیئے کہ جب مانع خود سند ہی کا محتاج نہین تو کیون
برہان اوسپر لاوے مانع کو یہہ نہین ہو سکتا کہ مقدمہ ممنوعہ
کی منافی کو اس سے پہلے ثابت کرے کہ مستدل اوس
مقدمہ کو مدلل کرے اسلیئے کہ غصب بلا ضرورت لازم آتا ہے
ہان جب مستدل اوس مقدمہ کو مدلل کرے تو اب منافی
مقدمہ کو بدلیل ثابت کرنا جائز ہے اور غصب منصب
سے لازم نہین آتا کیونکہ جب مقدمہ مدلل ہووے تو صرف
منع اوسکی ناجائز ہے اور اب یہہ منع مدلل مناقضہ علی
سبیل معارضہ ہو گے غرضکہ مانع کو اثبات منافی
مقدمہ ممنوعہ کا ہرطرحسی ضروری نہین بخلاف ناقض یا معارض
کے کہ اونکو اثبات کی ضرورت ہوتے ہی چنانچہ ناقض کا
یہہ ذمہ ہے کہ وہ تخلف مدلول یا لزوم محال کو ثابت کرے
اور معارض پر یہہ واجب ہے کہ وہ نقیض مطلوب پر دلیل
مستقل لاوے تبصرہ سند خاص کے یہہ معنی ہین کہ مقدمہ

سند خاص

ممنوعہ کی نقیض اوسکے ہونے نہونے دونونمین صادق آوے جیسے کوئی اس مطلوب کو ثابت کرے کہ یہہ شئے حساس ہے اور یہہ دلیل اوسپر لاوے کہ یہہ شئے حیوان ہے اور ہر حیوان حساس ہے اور مانع یہہ کہے کہ حیوان ہونا اوسکا ممنوع ہے جایز ہے کہ وہ کوئی شجر ہو لیس یہہ سند یعنے شجر ہونا اوسکا اوسکے حیوان نہ ہونے سے خاص ہے اسلئے کہ جب وہ شجر نہ ہو بلکہ حجر ہو تب بہی وہ حیوان نہ ہوگا اور وہ سند جو نقیض مقدمہ سے عام مطلق ہووے برخلاف اسکی ہوتی ہے یعنے وہ نقیض مقدمہ اور عین مقدمہ دونوکے ساتھہ پائی جاتی ہے جیسے مثال مذکور مین مانع یہہ کہے کہ جایز ہے کہ یہہ شئے ماشئے بالفعل نہو یہہ سند یعنے ماشی بالفعل نہ ہونا حیوان نہونے سے اسلئے عام ہے کہ وہ حیوان نہونیکے ساتھہ بہی محقق ہوتا ہے جیسے شجر حجر مین اور حیوان ہونیکے ساتھہ بہی پایا جاتا ہے جبکہ حیوان ساکن بالفعل ہووے اور عام من وجہ ہونیکی یہہ معنے ہین کہ نقیض مقدمہ کے ساتھہ بعض صورتون مین پائی جاوے اور بعض مین نہ پائے جاوے جیسے کہ یہان مانع یون کہے کہ یہہ جایز ہے کہ یہہ شئے حیوان

سند عام مطلق

عام من وجہ

نهو بلکه کالا یا گورا هو یهه سند یعنے کالا یا گورا هونا حیوان سے
ساتهه بهی پایا جاتا هے اور حیوان کے بدون بهی
پایا جاتا هے اور سند مساوی کے یهه معنے هین که اوسمین سند مساوی
اور نقیض مقدمه ممنوعه مین وجوداً وعدماً مساوات پائی جاوے
جیسے مثال مذکور مین مانع یون کہے که جائز هے که وه حساس
یا متحرک بالارادہ نہو حساس هونے اور حیوان نهونے مین
مساوات هو یعنے جہان یهه هوگا وهان وه هوگا اور جہان
یهه نهوگا وهان وه نهوگا اور سند مباین کے یهه معنے سند مباین
هین که وه اور نقیض مقدمه ممنوعه کی ایک جگهه صادق نه آوین اور
یهه حقیقت مین سند هی نهین هوتے اسلئے که وه عین مقدمه
سے موافق هوتی هے منجمله مذکوره سندون کی خاص سند کے
باطل کرنے سے کچهه فایده حاصل نهین هوتا اسلئے که جبکه
خاص کے انتفاء سے عام کا انتفا لازم نهین آتا تو نقیض
مقدمه کے منتفی نهوگی اور عام سند کی باطل کرنیسے اگرچه
نقیض مقدمه کے جو اوس سے خاص مطلق هے یا خاص
من وجه هے باطل هوجاویگے مگر ازبسکه وه عین مقدمه سے
بهی عام هے تو یهه بهی فی الجمله باطل هوجاویگا یعنی اگر یهه

خاص مطلق ہے تو بالکل منتفی ہو جاویگا اور اگر خاص من وجہ ہے
تو من وجہ باطل ہو جاویگا اور یہہ **قول** بعضو نکا کہ اگر سند مذکور
نقیض مقدمہ سے عام مطلق اور عین مقدمہ سے عام من وجہ ہو
تو ابطال اوسکا مفید ہے خیلی تامل طلب ہے اور اصل یہہ
ہے کہ سند مساوی کا باطل کرنا بلاشبہ مفید و نافع ہے اسلئے
کہ اوسکے باطل ہونے سے مقدمہ ممنوعہ کے نقیض باطل ہوتی
ہے اور نقیض کے باطل ہونے سے عین مقدمہ کا ثابت ہوتا
ہے اور اوسکے ثبوت سے دلیل پوری ہوتی ہے اور مدعی ہاتھہ آتا
ہے **چھٹا مقصد** یہہ ہے کہ نقض اجمالی ایسے شاہد کے لانے
پر سنا نہیں جاتا کہ دلیل کے فساد کو بتاتا دی اور خود متحقق ہووے
بخلاف منع کے کہ وہ بے سند بھی سنی جاتی ہے اسلئے
کہ وہان صرف احتمال ہے کافی و وافی ہوتا ہے **اثبات تخلف**
کے لئے مدعی کی دلیل کو اوسکے مدلول کے غیر مین
دو طرح پر جاری کرتے ہین **ایک** یہہ کہ بعینہ جاری کرین یعنے وہی
حد اوسط بعینہ قایم رہے اور فرق اسقدر ہو کہ مطلوب کا موضوع
بدلا جاوے مثلاً کوی حرام خور گلے مروڑے مرغی کی حلت پر
یہہ دلیل لاوے کہ وہ مرغی طعام اہل کتاب کا ہے اور ہر طعام اہل کتاب کا مسلمانون

کے لئے حلال مباح ہے اور مخالف اوسکا بلا کم و کاست اسی دلیل
کو خنزیر مین جاری کرے اور تخلف جتاوے تو فرق اتنا ہے
ہے کہ موضوع مطلوب مین تبدل واقع ہوا باقے اوسط و اکبر وہی
مین اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ حد اوسط کے جگہہ اوسکا مرادف
یا لازم رکہدین جیسے مثال مذکور مین طعام کے جگہہ کہانا یا خورش
مثلاً رکہدین اور جب کہ نقض کا شاہد نظری ہو تو دلیل اوسپر
طلب کرین اور اگر بدیہی غیر اوے ہو تو تنبیہ اوسپر مانگین
اسلئے کہ سایل فساد دلیل کا مدعی ہے تعریف کے جامع
نہونے یا مانع نہونیکے جتانے کو بہی نقض کہتے ہین اسلئے
کہ وہ تخلف حد کا محدود سے یا محدود کا حد سے بتاتا ہے مثلاً
جب حد دخول غیر کو مانع نہوگے تو وہ محدود سے متخلف ہوگے
اور جب افراد محدود کو جامع نہوگے تو محدود اوس سے متخلف
ہوگیا تعریف خاص کے بالعام مانع نہین اسلئے کہ وہان حد ہے
محدود نہین اور تعریف عام کے بالخاص جامع نہین اسلئے کہ
وہان محدود ہے حد نہین شاہد نقض کے مدافعت کرنے کیلئے چند
طریقے ہین اول یہہ کہ جہان ناقض نے دلیل مذکور کو
جاری کیا اور تخلف کو جتایا وہان اوسکے جاری ہونیکو نمانے

جیسے کوئی حنفی یہہ کہے کہ ان دو مقامات راہون یعنے آگے پیچھے
سے جو شئے خارج ہوتی ہے وہ وضو کو توڑتی ہے اور یہہ
برہان اوسپر قایم کرے کہ وہ شئے خارج نجس ہے اور ہر نجس
وضو کا ناقض ہے اور ایک شافعی یہہ نقض پیش کرے اور
یون تخلف بتاوے کہ خارج غیر سایل یعنے جو بدن سے نکلی اور
باہر نہ بہے وہ نجس ہے اور باوصف اسکے وضو کا ناقض نہین
غرضکہ کبری کے کلیت منقوض ہے سو جواب اسکا یہہ
ہے کہ جو سایل نہین وہ خارج نہین بلکہ وہ بادی یعنے ظاہر ہی
حاصل یہہ کہ تحت اصغر داخل نہین اور دوسرا طریق یہہ ہے
کہ خود تخلف کو نمانے مثلاً مثال مذکور مین یہہ حنفی یون کہے
کہ خارج غیر سایل نجس ہے نہین اور جب وہ نجس ہی نہین تو وضو
کا ناقض نہین یعنے وہ حد اوسط سے خارج ہے اور تیسرا طریق
یہہ ہے کہ مستدل یہہ بتاوے کہ صورت تخلف مین یہہ مانع پیش
آیا اور اوسنے دلیل کے اثر کو ظاہر ہونے نہ دیا مثلاً جب
مثال مذکور مین معترض یہہ اعتراض کرے کہ دائمی بہنے والے
زخم سے جو بہتا ہے اور سلس البول کی بیماری مین جو ٹپکتا ہے
وہ بلاشبہ نجس ہے اور باوجود اسکے وضو کا ناقض نہین تو جواب

اوسکا یہہ ہے کہ حکم تو دلیل سے متخلف ہنین مگر ظہور اوسکا
یہان اسلئے ہنین ہوا کہ اگر وضو کو قایم سمانا جاوے تو یا مکلف سے
فرض ساقط کئے جاوین یا نماز بلا وضو کے صحت تسلیم کیجاوے اور
جب یہہ کہ دونو باتین ہنین ہوسکتین تو لاچار وضو کو قایم تسلیم کیا
گیا اور اگر مناقض لزوم محال کو بیان کرے تو اب جواب اوسکا یہہ ہے
کہ لزوم محال کو سمانے مثلاً جب کوئی راست گو یہہ دعوے
کرے کہ ہر موجود کی حقیقت ثابت ہی اور یہہ دلیل اوسپر لاوے
کہ ہر موجود شئے ہے اور شئی کی حقیقت ثابت ہی اور ایک بے
حقیقت یہہ بول پڑے کہ اگر کسے شئی کی حقیقت ثابت ہو تو
ثبوت اوسکا ثابت ہی یا ہنین اگر ہنین تو جو ثبوت کہ خود معدوم
ہے دوسری شئے کو ثابت ہنین کرسکتا بقول اوستاد کے
کہ ع اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔ اور اگر ثابت ہی تو پہر
اوسکے ثبوت مین گفتگو کیجاویگی غرضکہ اگر کسی شئے
کے حقیقت ثابت ہووے تو یا تسلسل لازم آویگا یا یہہ
ماننا پڑیگا کہ وہ ثبوت جو خود معدوم ہے دوسرے شئی کو موجود کرسکتا ہی
اور یہہ دونو امر محال ہین اور امر محال کا مستلزم خود محال ہے سو
اب حقیقت کسی شئے کی ثابت ہنین ہے جواب اسکا یہہ ہے

کہ تسلسل لازم نہین آتا اسلئے کہ ثبوت کا ثبوت عین ثبوت ہے
اور تسلسل تعدد کے فرع ہے یا یہہ کہ وہ تسلسل جو محال ہے لازم نہین آتا اسلئے
کہ معانئے مصدریہ محض اعتباری ہین اور امور اعتباریہ مین تسلسل
محال نہین ہے اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ لازم کے استحالہ کو نمائے
جیسے کہ یہہ بات کہی گئی کہ سوا حکمت یعنے وجوب امکان امتناع اور جہات
منطقیہ متغائر بالذات ہین ورنہ یہہ لازم آتا ہے کہ ماہیت کی لوازم
واجب الوجود ہو جاوین اور یہہ محال ہے سو جواب اوسکا یہہ
دیا گیا کہ لوازم ماہیت کا واجب الثبوت ہونا لازم آتا ہی اور یہہ
محال نہین اور مثال مشہور یہہ ہے کہ کوئی شخص خوش عقیدہ
یہہ بات کہے کہ زید کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اسلئے کہ وہ ایک
بندہ ہے اور ساری بندون کے فعل اللہ کے مخلوق ہین اور
معتزلے یہہ نقض پیش کرے کہ جو رہی جاری ہے بندو نکے
فعل ہین اور وہ مخلوق اللہ کے نہین اسلئے کہ یہہ دونو کام
بُرے ہین اور بُرے کاموںکا پیدا کرنا بُرا ہے اور اللہ بُرائی سے
بَری ہے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ بُرے کاموںکا پیدا کرنا
بُرا نہین پس جو لازم آتا ہے وہ بُرا نہین ساتوان مقصد
یہہ ہے کہ مدعی کی مدعی کا انکار و تغلیط بلا دلیل مکابرہ ہے

عام اس سے کہ مدعے اوسپر کوہی برہان لاوے یا نہ لاوے اور منع دلیل اس سے پہلے کہ مدعے دلیل اوسپر لاوے غصب ہے اور محقق لوگ اس غصب کو بہت برا جانتے ہین اور دلیل سمیت انکار مدعی کا بعد اسکے کہ مدعی نے اوسکو مدلل کیا ہو معارضہ ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ معارضہ مین یہہ شرط ہو کہ معارض مدعی کے دلیل کو کسی طرح پر چھیڑے یا یہہ شرط نہین۔ پہلی بات مشہور ہے اور دوسری ظاہر ہی اسلئے کہ تسلیم ظاہری معارضہ کی منافی ہے اگرچہ واقع مین نہین اور جب کہ معارضہ مع تسلیم ظاہری ہو گا تو وہ معارضہ محضہ ہو گا۔ اور جب مع عدم تسلیم ہو گا تو وہ معارضہ مع المناقضہ ہو گا بعضون نے یہہ التزام کیا ہے کہ منجملہ ان دو نو قسمون کے کوہی سے قسم ہو تقریر اوسکے نقض کے پیرایہ مین یون کرنے چاہیے کہ تمہاری دلیل کے مقدمے بالکل درست نہین اگر وہ درست ہوتی تو اوسکے مدلول کا منافی صحیح و صادق نہوتا مگر ہمارے پاس ایک ایسی دلیل ہے جو اوس منافی کے صدق و صحت پر پوری پوری دلالت کرتی ہے کہتے ہین کہ معارضہ کا مرجع قطعے دلیلونین

خواہ وہ نقلی ہون یا عقلی ہون نقض اجمالی ہوتا ہے اسلیے
کہ دو قطعی حقیقت مین معارض نہین ہوتی اور وہ معارضہ
جو وہان مذکور ہوتا ہے اوسکو معارضہ مع النقض کہتے ہین اسلیے
کہ نقض اوسمین ضمناً پایا جاتا ہے ہان نقلیات ظنیہ مثل
فقہی قیاسون کے باہم معارض ہوسکتے ہین کیونکہ منجملہ اونکے
کسی ایک کا خطا ہونا بعید از قیاس نہین ہے کہا گیا
کہ معارضہ مع النقض اور معارضہ بالقلب آپسمین ایک ہین
اور فرق اونکا اعتباری ہے یعنے اس اعتبار سے کہ وہ
دلیل مدعی کو مخالف اوسکے بتاتا ہے [illegible] جسکے کہ وہ
موافق تہے معارضہ بالقلب کہتے ہین اور اس حیثیت سے
کہ وہ نقض کو متضمن ہوتا ہے معارضہ مع النقض بولتے ہین
تتمہ معارضہ کے بعض قسمون کی جواز و صحت مین خلاف واقع
ہوا منجملہ اونکے ایک معارضہ علی المعارضہ ہے یعنے معارضہ
کے مقابلہ مین معارضہ کرنا صورت اوسکی یہہ ہے کہ مدعی
نے دلیل قایم کی اور معارض نے معارضہ کرکے اوسکو ساقط
کیا پہر مدعی نے دوسری دلیل قایم کرکے دوسری معارضہ
بالبداہت بدیہی محض پر جیسے مدعی یہہ کہے کہ یہہ حکم بدیہی ہے

اور اوسکے بدیھی ہونے پر دلیل نہ لاوے اور معارض یہہ کہے
کہ نقیض اس حکم کے ثابت ہے اسلئے کہ وہ بدیھی ہے اور ہر بدیھی ثابت
ہے تیسری معارضہ بالبداہت بدیھی مدلل پر یعنے جسکی بداہت
کو مدعی نے بدلیل ثابت کیا اوسکا معارضہ بالبداہت کیا جاوے
جیسے مدعی یہہ کہے کہ یہہ حکم بدیھی ہے اسلئے کہ وہ محسوسات
یا مشاہدات مین سے ہے اور معارض یہہ پیش کرے کہ نقیض
اس حکم کے بدیھی ہے اور کوئی دلیل اوسپر نہ لاوے چوتھی
معارضہ بالدلیل بدیھی غیر مدلل پر مثال اوسکی یہہ ہے کہ مدعی
یہہ کہے کہ اعیان ثابتہ کے حقیقت ثابت ہے اور یہہ حکم
بدیھی ہے اور سوفسطائی یہہ معارضہ کرے کہ نقیض اوسکی
ثابت ہو اور وہی دلیل اوسپر لاوے جو پہلے مذکور ہو چکی
ہے پانچوین معارضہ بالدلیل بدیھی مدلل پر جیسے کوئی یہہ
کہے کہ رنگ اس شئے کا کالا ہے اور یہہ بات بدیھی ہے اسلئے
کہ وہ محسوس ہے اور ہر محسوس بدیھی ہے اور معارض یہہ
معارضہ پیش کرے کہ نقیض اوسکی ثابت ہے اسلئے کہ وہ قابض
بصر نہین اور جو قابض بصر نہین وہ سیاہ نہین اور حق یہہ ہے
کہ یہہ پانچون قسمین صحیح و جائز ہین اور ہر قسم کی جواز و صحت کے

دلیلین بجائے خود مذکور ہین اور نظر بر ین سب کا اتفاق اسپر ہے
کہ جب کبھی بدیہی کا معارضہ برہان سے کیا جاوے تو وہ برہان
زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور ایسے ہی اگر نقلی دلیل کا معارضہ عقلی
دلیل سے کرین تو عقلی زیادہ معتبر ہو گی مگر یہہ کہ نقلی محکم
قران مجید یا حدیث متواتر ہو تو اب نقلی ہے معتبر ہو سکے اور
قران مجید کے وہ آیات متشابہات جنکی ظاہری معنون سے باری تعالی
کے مجسم ہونیکا توہم پیدا ہوتا ہے اور کچھہ لوگ اس دہوکھے
مین اکر مجسمہ بنگئے جیسے الرحمن علی العرش استوی و یداہ
مبسوطتان اون عقلی نقلی دلیلون کے معارض نہین ہوسکتیں
جنسے باری تعالے کا بسیط وجرد ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے
واضح ہو کہ دلیل ظنی برہان قطعی کا مقابلہ نہین کر سکتی ہان اگر
الزام منظور ہو تو یہہ امر ممکن ہے تبصرہ مناظرہ کے مفہوم
مین جو خلاف مدعی معتبر ہے وہ نقیض صریح اور مساوی نقیض
اور اخص من النقیض کو شامل ہے یعنے خواہ وہ مدعا ن مدعی
کے صریح نقیض ہو یا اوسکے نقیض کے مساوی ہو یا اوسکے
نقیض سے اخص ہو ہان عام نہو اسلئے کہ ثبوت عام سے
ثبوت خاص کا لازم نہین آتا پس اس صورت مین معارض سکے

کی دلیل پیش کرنا جو اسکی مخالف ہے کیونکہ جب خاص صریح کا ثبوت خاص کا
عام کے ثبوت کو مستلزم ہوگا حاصل یہہ ہے کہ معارض کا مطلوب
مدعی کے مطلوب کا عام نہو ورنہ نقیض صریح کے یہہ مثال
ہے کہ مثلاً کسی حکیم نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن ہے اور دلیل
اوسپر لایا اور مخالف نے یہہ دعوی کیا کہ زمین ساکن نہین اور دلیل
اوسپر لایا اور مساوی نقیض کی یہہ مثال ہے کہ مثال مذکور
مین معارض نے کہا کہ زمین متحرک ہے متحرک لاساکن کی مساوی
ہے جو ساکن کی نقیض صریح ہے اور اخص من النقیض کی یہہ مثال
ہے کہ مدعی نے کسی شے کے حیوان ہونے پر دلیل قایم کے
اور معارض اوسکے شجر ہونے پر دلیل لایا شجر لاحیوان سے خاص
ہے جو حیوان کے صریح نقیض ہے اور نقیض سے عام مطلق کی
یہہ مثال ہے کہ مدعی نے کسی شئے کا انسان ہونا بدلیل ثابت
کیا اور معارض اوسکے ممکن عام ہونے پر دلیل لایا ممکن عام انسان
کے نقیض صریح یعنے لاانسان سے عام مطلق ہے اسلئے کہ ہر
انسان ممکن عام ہے اور ہر ممکن عام لاانسان نہین انسان ممکن
عام ہے لاانسان نہین اور عام من وجہ کی یہہ مثال ہے کہ
مثال مذکور مین معارض نے شئے مذکور کا حیوان ہونا ثابت کیا

حیوان اور انسان کی نقیض صریح مین عموم من وجہ ہے اسلئے کہ
بعضے حیوان لاانسان ہین جیسے گھوڑا مثلاً اور بعضے حیوان لاانسان
نہین جیسے خود انسان اور بعضے لاانسان حیوان نہین جیسے دیوار خلاصہ
یہہ ہے کہ نقیض صریح یا مساوی نقیض یا اخص من النقیض کی اثبات
سے بطلان مدعی کا متصور ہے اور اعم من النقیض کی اثبات سے
کچھ فایدہ نہین ہے خواہ وہ عام مطلق ہو یا عام من وجہ ہو۔
باقی رہا مباین نقیض وہ عین مدعی ہے یا اوسکا لازم ہے اثبات
اوسکا معارضہ نہین ہے نظر برین وہ بحث سے خارج ہے
آٹھوان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل اپنی دلیل کی کسی مقدمہ
کو صغری کو یا کبرے کو مدلل کرے تو اوس مقدمہ کا نقض و معارضہ
جایز ہے یعنے اوسکے فساد پر دلیل لائی جاوی یا اوسکے نقیض
پر کوئی برہان قایم کی جاوے پہلی کو مناقضہ علی سبیل نقض اور
دوسرے کو مناقضہ علے سبیل معارضہ کہتے ہین اسلئے کہ مناقضہ
یعنے منع کے معنے جو مقدمہ کی عدم تسلیم ہے دونو صورتون مین
پائے جاتے ہین مثال اوسکی یہہ ہے کہ کوئی شخص اس دعوی کو کہ مفہوم
انسان کا موجود خارجی نہین باین دلیل ثابت کرے کہ مفہوم
انسانکا کلی ہے اور کوئی کلی موجود خارجی نہین اور کبھی یہہ

دلیل لاوے کہ اگر کلے موجود خارجی ہوجاوے تو کلی کلی نہ ہیگی پہ افراد
کثیرہ پر محمول نہوگی تو سایل یہہ کہہ سکتا ہے کہ کلی طبعی موجود
خارجی ہے اگر موجود خارجی نہو تو موجودات خارجیہ کا جز نپڑے
یہہ موجبہ جزئیہ کہ کلی طبعی موجود خارجی ہے نقیض اوس سالبہ
کلیہ کی ہے جو دلیل مدعی کا کبرے تہا اور بعضون کا یہہ قول ہے
کہ اگر دلیل مدعی کا مقدمہ بین الفساد ہے تو نقض و معارضہ اوسکا
اس سے پہلے بھی جایز ہے کہ مستدل اوسکو مدلل کرے جیسے کوئی
ظاہر بین کسی شئے کے محسوس ہونیکو باین دلیل ثابت کرے کہ یہہ شئے
موجود ہے اور ہر موجود محسوس ہے تو اس سے پہلے کہ وہ کبری کو کسی
ٹوٹی پہوٹی دلیل سے مدلل کرے یہہ نقض وارد کر سکتے ہین کہ باری
تعالے اور بقول فلاسفہ کے مبادی عالیہ موجود ہین اور اونمین سے
کوئی محسوس نہین اور یہہ نقض اس نظر سے منع ہے کہ کبری کی
کلیت کی عدم تسلیم پر مشتمل ہے اور باین نظر نقض ہے کہ مادہ سند
کا متحقق ہے اور اسیلیے کہا گیا کہ مناقضہ علے سبیل معارضہ اور
مناقضہ علے سبیل نقض کی تقریر منع کے پیرایہ مین مناسب نہین کیونکہ
اب وہ منع نہین رہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس فاسد مقدمہ
کو ایک اور سچے مقدمہ سے ملاتے ہین اور جب دونو کی اجتماع سے کوئی

محال لازم آتا ہے تو لزوم محال کا منشاء فساد اس مقدمہ کا گنا
جاتا ہے اسلئے کہ کوئی امر صحیح و صادق کسی محال کو مستلزم نہین ہوتا
اور حکم کیا جاتا ہے کہ وہی مقدمہ بجائے خود فاسد ہے مثلاً دلیل مذکور
کی کبریٰ کو اگر اس سچے مقدمہ سے یعنے ہر محسوس مادّی ہے ملا دین تو
یہہ لازم آویگا کہ باری تعالےٰ اور مجردات بہی مادّی ہین مگر یہہ محال اس
مقدمہ سے لازم آیا نہ اس سچے مقدمہ سے تو وہ مقدمہ فاسد ہے

نوان مقصد یہہ ہے کہ جب مستدل کا مقصود استدلال سے یہہ
ہووے کہ فریق ثانی کو شک مین ڈالے یا دہوکہا دیوے تو اب نقض و
معارضہ کا وارد کرنا مستحسن نہین اسلئے کہ وہ اپنے بیان کی راستی
درست ہونیکا دعوی نہین کرتا ہان منع کا وارد کرنا مضائقہ نہین
کیونکہ منع سے اصلی غرض یہہ ہوتی ہے کہ مستدل اپنے بیان کو قوت
بخشے اور یہہ امر اوسکے حق مین مضر نہین اور یہہ مسئلہ مناظرہ کی
بحث مین جب داخل ہوسکتا ہے کہ اظہار صواب کسی فریق کا مقصود
ہو جیسے کہ بعضون کا مذہب ہے اور اگر یہہ معتبر کیا جاوے کہ اظہار
صواب ہر دو فریق کو مقصود ہو تو کوئی مشکک یا مغالط مناظر
نسمجہا جاویگا جب کہ منوع ثلاثہ معترض کے خیال مین آجاوین تو
منع کو مقدم رکہے اور معارضہ کو سب سے پیچہے ڈالے اور بعضونکا

یہہ قول ہے کہ نقض کو مقدم کرے اور منع اور نقض دونو کو معارضہ
پر مقدم رکھے پہر تقدیر معارضہ کا حق یہہ ہے کہ وہ پیچھے رہے جیسے
جب کوئی نام کا مسلمان گلے مروڑی مرغی کی حلت کا قایل ہووے
اور یہہ دلیل اوسپر لاوے کہ گلے مروڑی مرغی طعام اہل کتاب کا
ہے اور طعام اہل کتاب کا مسلمانونکے لئے حلال ہے بقولہ تعالی
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم تو اب یہان منوع ثلاثہ یعنے
منع نقض معارضہ تینون متوجہ ہوسکتے ہین خواہ منع کو مقدم کرین
خواہ نقض کو مقدم رکہین منع کی یہہ تقریر ہے کہ دلیل مذکور کی
کبری کی کلیت مسلم نہین اسلئے کہ خنزیر اس حکم سے مستثنے ہو اور
کبری جزیہ شکل اول مین نتیج نہین ہوتا۔ اور نقض کے یہہ تقریر ہے
کہ یہہ دلیل یعنے خنزیر مین جاری ہے اور وہ مسلمانون پر حرام ہے
غرضکہ اس مادہ مین حکم دلیل سے تخلف ہے اور معارضہ کی
یہہ تقریر ہے کہ گلے مروڑی مرغی حرام ہے اسلئے کہ وہ منخنقہ ہے
اور یہہ منخنقہ حرام ہے بقولہ تعالے حرمت علیکم المیتۃ والدم
ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ بتکملہ منوع ثلاثہ مذکورہ مین
بحث کی منحصر ہونے پر یہہ بحث کی گئی ہے کہ کبھی مدعی کی دلیل
پر یہہ قدح کی جاتی ہی کہ تیری یہہ دلیل تیری دعوی کو مستلزم نہین ہے

نہین یعنے تقریب تام نہین اور یہہ جب ہوتا ہے کہ مدعی خاص ہو اور دلیل
عام ہو مثلاً کوئی یہہ دعوے کرے کہ یہہ شئے انسان ہے اور یہہ دلیل
اوسپر لاوے کہ یہہ حیوان ہے حیوان ہونا انسان ہونے کو مستلزم
نہین اور کبھی یہہ کہتے ہین کہ یہہ دلیل اور مقدمہ کی محتاج ہے یا
اوسکا وہ مقدمہ محض بیکار ہے یا وہ مصادرہ پر مشتمل ہے یعنے
دلیل کی صحت خود مدعے کی صحت پر موقوف ہے مثلاً یا صحت
دلیل کا لازم ممنوع ہے یعنے یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ دلیل جب پوری
ہو تو یون ہووے اور یون ہونا مسلم نہین غرض کہ کوئی اعتراض
ان اعتراضون مین سے نہ منع ہے اور نہ نقض ہے اور نہ معارضہ
ہے پہلے اور دوسری اور چوتھی بحث کا یہہ جواب ہے کہ اگر یہہ
اعتراض کسی شاہد صادق کے ساتھہ ہووین تو نقض مین داخل
ہین ورنہ یہہ مکابرہ ہے اور مکابرہ غیر مسموع ہے اور ممنوع ثلاثہ
مین یہہ ابحاث مسموعہ کا ہے اور تیسری بحث کا یہہ جواب ہے
کہ بعض مقدمات کا لغو بیکار ہونا ثبوت مدعی کا منافی نہین صرف
اتنی بات ہو کہ مستدل نے ایک امر زاید کو ذکر کیا۔ اور ممنوع ثلاثہ
مین وہ بحث منحصر ہے جو ثبوت مدعی کو منافی ہووے اور پانچوین
بحث کا یہہ جواب ہے کہ صحت دلیل کا لازم وہ ہے جو موقوف علیہ اوسکا

ہے عام اس سے کہ وہ جزو ہو یا شرط ہو اور یہہ مقدمات دلیل پر
صادق آتا ہے پس اوسکا ماننا بعینہ منع اصطلاحی ہے حاصل یہہ کہ
اعتراضات مذکورہ منوع ثلاثہ سے خارج نہین ہین خاتمہ مناظرہ کی خاتمہ
ساری بحثین حکم خبری سے متعلق ہوتے ہین خواہ وہ صریح ہو خواہ وہ
ضمنی ہو اور اگر یہہ بات مانی جاوے کہ حدود مین بدون اعتبار
حکم ضمنی کے مناظرہ کی بحثین جاری ہوسکتی ہین اور ایسی ہی انشائیات
اور مفردات مین بدون اعتبار حکم ضمنے کی تصحیح نقل کا مانگنا جائز ہے
جیسے کہ بعضونکا مذہب ہے تو مناظرہ کی حد معروف یعنے توجہ کرنا متخاصمین
کا نسبت خبریہ مین جو مسلم ہے منہدم ہو جاویگی اور بحث کے قاعدے
بلا ضرورت بڑھ جاوینگے۔ اور اصل یہہ ہے کہ انشائیات منقولہ
اور مفردات منقولہ مین حکم ضمنے ہوتا ہے مثلا جب کوئی یہہ کہے
کہ ہمارے حضرت نے یہہ فرمایا کہ اپنے لڑکون کو نماز کے قاعدے سکھاؤ
تو یہان یہہ حکم اعتبار کیا جاویگا کہ یہہ امر حضرت کا قول ہے اور مفردات
منقولہ مین یہہ مانا جاویگا کہ یہہ مفرد اس معنے کے لئے موضوع ہے
اور اب دونو صورتون مین نقل کی تصحیح درکار ہوگی۔ خاتمہ۔ خاتمہ
بحث مین جلدی کرنا اچھا نہین فریقین کو تامل کرنے مین فایدہ ہے
چنانچہ مستدل کا یہہ فایدہ ہے کہ وہ دلیل مین گھٹاتا بڑھاتا ہے

اور نظری مقدمہ پر دلیل اور مخفی مقدمہ پر تنبیہ لاتا ہے اور کلام اوسکا
مناقشہ سے محفوظ رہتا ہے اور سایل کا یہہ فایدہ ہے کہ جلدی ہر
اعتراض اوسکا پورا نہین ہوتا بلکہ کبھی جلدی خرابی کا باعث ہوجاتی ہے
اور یہہ امر بہت ضروری ہے کہ ہر علم کی بحث مین اوسکی مناسب
کلام کرے مثلا جب اصول و عقاید مین گفتگو پیش آوے تو قطعی
دلیلین لائی جاوین اسلیئے کہ وہان ظنیات کا کام نہین علی ہذا
مذکورہ کی یہہ باتین بہی ملحوظ رہین کہ مناظر اپنے کلام مین ایسا
اختصار نکرے کہ مطلب پورا پورا سمجہہ مین نہ آوے اور نہ ایسا ہی
اوسکو نہ پہیلاوے کہ فریق ثانی سنتا سنتا گہبرا جاوے اور ایسے
الفاظ غیر مانوس کو نہ بولے کہ طرف ثانی کو پوچہنے کی ضرورت ہو اور
ایسے کلمہ کو بلا قرینہ کلام مین نہ لاوے جو دو معنون کا احتمال رکہتا ہے
اور مناظرہ کیوقت کسی شے کیطرف التفات نکرے اور جسکا
مقصود مین دخل نہووے اوس سے الگ رہے اور عین مباحثہ
مین نہ ہنسے نہ غراوے اور نہ فحش زبان پر لاوے جیسا کہ فی زماننا بعض
مباحثون مین دیکہا گیا اور مباحثہ سے پہلے تہوڑی بہت نشہ طرا
کا التزام کرنا یا کرانا مضائقہ نہین اگرچہ فی الجملہ ضعف و ناتوانی پر دلالت
کرتا ہے اور جسکی ہیبت غالب ہووے اور لوگ اوس سے ڈرتے

ہون اوس سے بحث نکرے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس رض
نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رض سے عول کے مسئلہ مین کچہہ
گفتگو نہ کی اور جب کسی نے اونسے پوچہا تو آپنے یہی جواب دیا کہ حضرت
عمر رض مرد مہیب تہے اونکی ہیبت غالب آئی اور بقول سعدی رح
کے ع - دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد - طرف مقابل کو حقیر نہ سمجہے
اور لازم ہے کہ تکیہ لگا کر نہ بیٹہے اور بہوکہا پیاسا بہی نہو اور
بہت پیٹ بہرا بہی نہو اور گفتگو کے وقت اودہر اودہر نہ دیکہے
اور کسی سے گفتگو مین مدد نہ مانگے اور چلا کر گفتگو نہ کرے غرض
کہ جو باتین مناظرہ کی مناسب نہون اونسے بچتا رہے مگر آجکل کے
مباحثے جو محض مکابری یا مجادلی ہین اظہار صواب سے مبرا اور
تحقیق حق سے معرا ہین چنانچہ اون مین ہر فریق کو یہہ منظور ہوتا
ہے کہ میرا قول بالا رہے اور کہیت اپنے ہاتہہ آوے سو یہہ مباحثے
نہین بلکہ مرغون کے پالیان ہین علاوہ اسکے ہر طرف کی بہلا
چاہنے والی وہ باتین اوڑاتی ہین جو معرکہ مین کبہی سنے نہین جاتیں
یہانتک کہ جب تحریری مباحثے ہوتے ہین تو تب بہی یہی خاک
اوڑتے ہے مگر اتنی بات ہو کہ لکہتم کے آگے بکتم نہین چلتے پس
اس زمانہ مین کنج عزلت اولی والنسب ہے ہان جو لوگ ایسے ہین کہ وہ

بحث ومباحثے کی بدولت روٹی کہاتے اور روپیے کماتے ہین وہ لڑین
اور جہگڑین اور تقریری تحریری مباحثے کرین اور کہاوین اور مزے
اڑاوین ع بحث کردن کار بیہودان بود ✤ فقط اب مصنف کی
یہہ التجا ہے کہ جو کوی اس رسالہ کو پڑہے یا پڑہاے وہ اوسکو
دعائے خیر سے یاد کرے

تمام شد

کتب خانہ